मौलाना आजाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

A Central University under Ministry of Education, Government of India

Accredited 'A+' Grade by NAAC

شعبہ اسلامک اسٹڈیز

کی جانب سے

دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس

27th - 28th February, 2024

موضوع

جدید اور مابعد دورِ جدید میں اسلامک اسٹڈیز: ہندوستانی اور ایرانی علماء و مفکرین کی خدمات کا جائزہ

"ISLAMIC STUDIES IN THE MODERN AND POSTMODERN ERA: AN ASSESSMENT OF THE CONTRIBUTION OF INDIAN AND IRANIAN SCHOLARS"

(آن لائن/آف لائن)

تصوراتی خاکہ

اسلامک اسٹڈیز ایک ایسا علمی شعبہ ہے جو اسلام کی مذہبی، ثقافتی، روایتی اور تہذیبی تاریخ کا جامع مطالعہ پیش کرتا ہے، جس میں ایک طرف مذہبی روایتی علوم مثلاً قرآن، تفسیر، حدیث اور فقہ وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو ساتھ ہی عقلی علوم یعنی فلسفہ، طب، ریاضی، فلکیات، طبیعیات، کیمسٹری، نباتیات، حیوانیات، وغیرہ کے میدان میں مسلمانوں کی خدمات کا مطالعہ بھی شامل ہے۔

اسلامی تہذیب نے فکری میدان میں ایسی نمایاں کامیابی حاصل کی اور علمی ورثہ چھوڑا جس نے دنیا کے نظریات کو بدل کر رکھ دیا۔اور اس نے غیر مہذب یورپی دنیا کو نشاۃ ثانیہ کا راستہ فراہم کیا۔ یہ ایک ایسا شعبہ علم ہے جو زمانہ قدیم اور جدید ترقی یافتہ دنیا کے درمیان ایک تسلسل بناتا ہے۔ آج مسلم دنیا کو قدامت پرستی، روایت پرستی اور بنیاد پرستی جیسی پسماندگی کی تاریک ترین شکل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن تاریخی حقائق اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلامی ثقافت اور تہذیب انسانی ترقی کا اعلیٰ ترین نمونہ رکھتی ہے۔

جدیدیت 19 ویں صدی کے وسط میں شروع ہوئی اور 1945 تک جاری رہی۔ اور مابعد جدیدیت کا آغاز دوسری جنگ عظیم کے بعد اور خاص طور پر 1968 سے ہوتا ہے۔ یہ دو ادبی تحریکیں ہیں۔ دور جدید روایت پسندی سے عقلی، منطقی اور بنیاد پرستانہ فکر کا انہدام ہے، جب کہ مابعد جدیدیت کا تعلق ابتدائی مناہج کے خود شعوری استعمال سے ہے۔ اسلامی مطالعات جدید اور مابعد جدید دور میں رونما نمایاں تبدیلی اور ارتقائی منازل کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

کانفرنس کا مقصد اسلام کے حوالے سے عالمی منظر نامہ میں انتہا پسندی و بنیاد پرستی جیسے الزامات و غلط تصورات کے خلاف اسلام کی آفاقی حیثیت کو پیش کرنا ہے کہ کس طرح اسلام ایک مذہب، ثقافت اور تہذیب کے طور پر ہمیشہ دوسروں کے ساتھ پر امن بقائے باہم کا خواہاں رہا ہے، جس نے اسلامی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کیا تھا۔ تاکہ ماضی کے حقائق کا احاطہ کر سکے۔ بحیثیت مجموعی مسلم دنیا کی خدمات اور کارناموں کا احاطہ کرنا آسان نہیں ہوگا، اس لیے اس کانفرنس کے ذریعہ جدید اور مابعد جدید دور میں اسلامی مطالعات میں ایرانی اور ہندوستانی اسکالرز کے کردار اور خدمات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اسلامی مطالعات کے میدان میں ہندوستان اور ایران کے مابین علمی تعلق کی ایک بھرپور تاریخ رہی ہے۔ ایرانی اور ہندوستانی اسکالرز نے اسلامی مطالعات کے مختلف پہلوؤں میں اپنی خدمات انجام دیں۔ پہلی صدی ہجری سے لے کر جدید دور تک تمام مسلم حکومتوں جیسے عباسی، سلجوقی، بویہی، صفوی، تیموری، قاچاری اور پہلوی ادوار کے دوران انتہائی قابل ذکر حکومتی اور انفرادی فکری سرگرمیاں دیکھنے میں آئیں۔ اسی طرح ہندوستان میں غزنویوں، غوریوں، خلجیوں، تغلقوں، لودھیوں، مغلوں اور دکن کے بہمنیوں نے زندگی کے تمام شعبوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ حکمراں اور امرا، افراد کی علمی ترقی کے لئے ہمیشہ فکر مند رہتے اور اسے ممکن بنانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم نظریاتی فکر میں زبردست تبدیلی آئی اور معاشرہ پر اس کے زبردست اثرات مرتب ہوئے۔

صدیاں گواہ ہیں کہ دونوں ممالک کے علمائے کرام کی کثیر تعداد نے اسلامی علوم میں بہت خدمات انجام دیں۔ چند علماء کے نام جن کا تعلق ایران سے تھا بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں۔ ان میں ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، ابو زید بلخی، ابو نصر محمد الفارابی، ابو الفضل محمد بن حسین بیہقی، ابو القاسم محمود بن عمر

الزمخشری اور جمال الدین حسن بن یوسف بن علی الحلی۔ اسی طرح ہندوستان سے تعلق رکھنے والے علماء میں قاضی ابو محمد منصوری، علی ہجویری، نظام الدین اولیاء، امیر خسرو، ضیاء الدین برنی، ملک قطب الدین حسن، شیخ احمد سرہندی اور فخر الملک عصامی شامل ہیں۔

یہ کانفرنس جدید اور مابعد جدید دور میں اسلامی مطالعات کے میدان میں علماء کی خدمات پر مرکوز ہے۔ جن میں ایران کے سب سے قابل ذکر علماء آیت اللہ بروجردی (1875-1961) ہیں۔ آیت اللہ عبدالکریم حائری یزدی، جسے آیت اللہ بروجردی کے نام سے جانا جاتا ہے، ایک معروف شیعہ فقیہ اور مرجع تھے۔ انہوں نے شیعہ کمیونٹی کی مذہبی قیادت میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے اسلامی فقہ، دینیات اور فلسفہ، اخلاقیات، سماجی اور سیاسی افکار اور قرآنی تفسیر پر کتابیں لکھیں۔ آیت اللہ ابوالقاسم کاشانی (1882–1962) ایک بااثر مذہبی اور سیاسی شخصیت تھے۔ سید حسین طباطبائی بروجردی (1900–1961) ایک ممتاز شیعہ فقیہ اور مرجع تھے۔ آیت اللہ محسن الحکیم (1903-1970) ایک معروف شیعہ عالم اور مرجع تھے۔ انہوں نے شیعہ فقہ کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا اور وہ اپنی مذہبی شناخت کے لئے مشہور تھے۔ آیت اللہ خمینی (1902-1989)، ایک سیاسی رہنما اور ماہر دینیات تھے جنھوں نے ولایت فقیہ (فقیہ کی حکومت) کا تصور دیا۔ محمد حسین طباطبائی (1904-1981)، اسلامی فلسفہ اور قرآنی علوم کے لیے وقف تھے۔ عبد الاعلی الموسوی السبزواری (1910-1993) کا اسلامی افکار پر اثر تھا۔ مرتضی مطہری (1919-1979) سماجی و سیاسی افکار، دینی علوم اور تصوف کے ماہر تھے۔ حسن حسن زادہ آمولی (1928-2021) نے اسلامی فکر، دینی علوم، اور فلسفہ کے میدان میں اپنی خدمات پیش کی۔ علی شریعتی (1933-1977)، ایک بااثر ایرانی ماہر عمرانیات، مفکر، اور نظریہ ساز انہوں نے مختلف سماجی، سیاسی اور مذہبی موضوعات پر وسیع پیمانے پر لکھا۔ سید محمد باقر الصدر (1935-1980)، ایک فلسفی، ماہر اقتصادیات اور نظریہ ساز تھے وغیرہ۔

جن ہندوستانی علماء نے علمی میدان میں اپنی خدمات کا اثر چھوڑا، ان میں مولانا قاسم نانوتوی (1817-1880) دار العلوم دیوبند کے بانی اور ایک انقلابی شخصیت و رہنما تھے۔ سر سید احمد خان (1817-1898) انقلابی ماہر تعلیم اور مصلح تھے۔ مولوی محمد ذکاء اللہ دہلوی (1832-1910) ایک مورخ تھے۔ سید امیر علی (1849-1928) ایک ممتاز مسلم اسکالر، فقیہ اور مسلمانوں کے سماجی و سیاسی حقوق کے علمبردار تھے۔ احمد رضا خان (1856–1921) 19 ویں اور 20 ویں صدی کے دوران ایک اسلامی اسکالر، انقلابی اور عظیم مسلم شخصیت اپنی وسیع تحریروں اور علمی کاموں کے لیے جانے جاتے ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی (1857-1914ء) ایک مورخ، مفکر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح نگار تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی (1863-1943) 20 ویں صدی کے ہندوستان کے سب سے زیادہ بااثر اسلامی اسکالرز میں سے ایک تھے۔ ان کی کتابیں اسلامی فقہ، روحانیت، اخلاقیات اور تفسیر سے وابستہ ہیں۔ ثناء اللہ امرتسری (1868-1948) ایک عالم دین اور ممتاز اہل حدیث اسکالر تھے جنھوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے اہل حدیث کے نظریات اور تصور کو عام کیا۔ سید سلیمان ندوی (1884-1953) ایک ممتاز مسلم اسکالر، سوانح نگار اور مورخ تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد (1888-1958) ایک سیاسی فلسفی اور ماہر تعلیم تھے۔ مناظر احسن گیلانی (1892-1956) ایک اسلامی اسکالر تھے اور اسلامی علوم کے مختلف شعبوں میں اپنی خدمات پیش کی۔ شاہ معین الدین احمد ندوی (1903-1974) ایک مورخ۔ امین احسن اصلاحی (1904-1997ء) مفسر قرآن۔ محمد حمید اللہ (1908-2002) ایک عظیم سوانح نگار اور مورخ۔ سید صباح الدین عبدالرحمٰن (1911-1987) بھی ایک مورخ تھے اور انہوں نے اسلامی تاریخ بالخصوص ہندوستان کی مسلم تاریخ پر متعدد کتابیں تحریر کیں۔

ان کے علاوہ مابعد جدید دور کے نامور علماء جنہوں نے اسلامی مطالعات میں اہم رول ادا کیا ہے۔ان میں محمد حبیب (1895-1971)، سید عابد حسین (1896-1978)، ابوالحسن علی حسنی ندوی (1913-1999) اسلامی احیاء پسند تحریک کی ایک سرکردہ شخصیت تھے۔آغا سید مصطفی موسوی (1918-2002)، مشیر الحق۔(1933-1990)، کبیر احمد جائسی (1934-2013)، اصغر علی انجینئر (1939-2013)، یاسین مظہر صدیقی (1944-2020) اور مشیر الحسن (1949-2018)، وغیرہ ہیں ان کے منفرد نقطہ نظر، تعلیمی کاوشوں اور خدمات نے اس شعبہ کو متعدد طریقوں سے مالا مال کیا ہے۔اس کانفرنس کا مقصد حاضر دنیا میں اسلام کی وسیع تر تفہیم کے لئے ان خدمات اور ان کے مضمرات کا گہرائی سے جائزہ لینے کے لئے ایک پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔

کانفرنس کے اغراض و مقاصد

خدمات کا اعتراف: جدید اور مابعد جدید دور میں اسلامی علوم کے میدان میں ہندوستانی اور ایرانی اسکالرز کی نمایاں شراکت اور ان کی خدمات کا اعتراف۔

علاقائی سیاق وسباق کی تلاش: علاقائی سیاق و سباق، تاریخی پیش رفت، اور سماجی و سیاسی عوامل کا جائزہ جنہوں نے اسلامی مطالعات میں ہندوستانی اور ایرانی علماء کی خدمات کو متاثر کیا۔

بین الثقافتی مکالمے کا فروغ: بین الثقافتی مکالمے، رواداری، اور مسلم دنیا نیز عالمی برادری کے درمیان افہام و تفہیم کے فروغ میں علماء کے کردار پر زور دینا۔

عصری مسائل کا اندازہ لگانا: اس بات کا اندازہ لگانا کہ ہندوستانی اور ایرانی اسکالرز اسلام سے متعلق عصری مسائل جیسے صنفی حرکیات، بین المذاہب مکالمہ، اور دور جدید کے چیلنجز سے کس طرح نبرد آزما ہیں۔

کانفرنس کے لئے ذیلی عناوین

کانفرنس میں مرکزی موضوع، ذیلی عناوین یا اس سے متعلق موضوعات پر مقالہ لکھنے کی گزارش کی جاتی ہے۔

- تاریخی سیاق وسباق اور ہندوستان میں اسلامی علوم پر استعمار کے اثرات۔
- اسلامی مطالعات کی تشکیل میں اسلامی تجدیدی تحریکوں کا کردار۔
- اسلامی مطالعات کے اہم علوم مثلاً قرآنی علوم، علوم الحدیث، تصوف، اسلامی فقہ اور عقلی علوم میں ایرانی و ہندوستانی علما کا کردار
- عصر حاضر میں اسلامی دنیا کو درپیش مسائل اور علماء و دانشوران کا ان کے تحت رجحان و رویہ۔
- روایتی اسلامی علوم کو جدید علمی مباحث کے ساتھ جوڑنا۔
- بین ثقافتی مکالمہ اور معاشرتی میل جول پر ایرانی و ہندوستانی علما کی آراء۔
- اسلامی تہذیب و ثقافت کی تاریخ۔
- ہندوستان کی مسلم تہذیب و معاشرت پر ایرانی تہذیب کے اثرات۔

ہدایات برائے مقالات

☆ تلخیص مقالات بھیجنے کی تاریخ	:	10 January 2024
☆ تلخیص کی منظوری کی اطلاع	:	12 January 2024
☆ مکمل مقالات بھیجنے کی تاریخ	:	10 February 2024

☆ تلخیص مقالہ کے ساتھ پہلا صفحہ ان ضروری تفصیلات کے ساتھ منسلک ہونا لازمی ہے:

مکمل نام، مقالہ کا عنوان، ادارہ، مکمل پتہ، ای میل آئی ڈی اور واٹس ایپ نمبر۔

☆ حوالوں کے بغیر مقالہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ ☆ تلخیص مقالہ 300تا350 الفاظ سے زیادہ نہ ہو۔

☆ مکمل مقالہ 3000تا5000 الفاظ کے درمیان ہو۔

☆ انگریزی مقالہ MS Word"Times New Roman" میں ہو جن میں الفاظ کا فاؤنٹ 12 اور سطروں کے درمیان فاصلہ 1.5 ہو اور حوالے کا فاؤنٹ 10 ہو۔

☆ اردو مقالہ MS Word میں لکھا جائے اور الفاظ 15 فاؤنٹ اور سطروں کے درمیان فاصلہ 1.5 ہو اور حوالے کا فاؤنٹ 12 ہو۔

☆ تلخیص اور مقالہ کے لئے ای میل: seminardois24@gmail.com ☆ مقالہ انگریزی یا اردو زبان میں لکھا جائے۔

انتظامی کمیٹی	منتظمین
	سرپرست اعلیٰ
	پروفیسر سید عین الحسن
	عزت مآب شیخ الجامعہ، مانو، حیدرآباد
پروفیسر محمد فہیم اختر	کانفرنس ڈائریکٹر
پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز مانو، حیدرآباد	**پروفیسر محمد حبیب**
ڈاکٹر محمد عرفان احمد	صدر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز مانو، حیدرآباد
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز مانو، حیدرآباد	کانفرنس کوآرڈینیٹر
ڈاکٹر محمد سراج الدین	**ڈاکٹر عاطف عمران**
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز مانو، حیدرآباد	شعبہ اسلامک اسٹڈیز مانو، حیدرآباد
محترمہ ذیشان سارہ	7505279270
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز مانو، حیدرآباد	